B.A. Part II Urdu (MIL)
Dr. Shabnam [illegible]
[illegible]
[illegible]

(1)

سعادت حسن منٹو کی افسانہ نگاری

تقسیم ملک کے المیے ہمارے ادب و صحافت کی سطح پر ایک ایسا موضوع رہا
جس کو متعدد تخلیق کاروں نے مرکز نگاہ بنایا ہے۔ افسانوی تاریخ کے اوراق میں
سانحہ سے زمانی قربت اکثر ترسیل کی راہ میں حجاب بن جاتی ہے۔ اور تقسیم وطن
سے متعلق بیشتر تخلیقات میں تجزیہ کا فقدان ہی نظر آتا ہے حتیٰ کہ اس دور
واقعہ کی تعبیر ہی کا سراغ نہیں ملتا۔ اس ضمن میں استثنائی مثال سعادت
حسن منٹو کی ہے۔ جن کے افسانوں کا ایک اہم موضوع تقسیم ملک ہے منٹو کے انفرادی
رجحانات نے اسی موضوع کو ایک لازمانی حیثیت عطا کر دی ہے۔ تقسیم کا خارجی واقعہ
منٹو کے لئے زیادہ اہم نہیں ہے ۔

افسانہ نگار اپنے عہد کی جو عکاسی کرتا ہے وہ ان معنوں میں اہم
ہے کہ وقت گزر جاتا ہے مگر فن پارے مذکورہ عہد کے تجربہ دید کو اپنے اندر قائم رکھتے ہیں
اور بعض اوقات یہ معاشرتی تاریخ اس صداقت اور صورت واقعہ کے
ساتھ رقم کرتے ہیں کہ تاریخ داں بھی اس کا تصور نہیں کر سکتے جو محض واقعہ
کا ریکارڈ نہیں ہوتا ہے۔ بعد میں ناقدین ان کو اپنے اپنے طریقے سے
دیکھتے اور پرکھتے ہیں ۔

اس اکائی کا مقصد اسی دور کو اجاگر کرنا ہے جب ترقی پسندی
کا بڑا زور تھا رومانیت ایک طرح سے حقیقت پسندی میں ضم ہو چکی تھی۔ حلقہ
ارباب ذوق بھی اپنی جگہ پر تھا، باوجود منٹو کسی تحریک سے منسلک ہو کر آزادانہ
طور پر منٹو نے تخلیقات خلق کر رہے تھے ۔

پیمانا اس کلیہ کو بھی اجاگر کرتا ہے کہ سعادت حسن منٹو اپنی انفرادی خصوصیات کو
تمام تر دکھ کے ساتھ کیا پیش کرتا ہے۔ اور وہ کس حد تک کامیاب رہے ہیں ان کا ماننا
تھا کہ کوئی بھی ادیب فن پارے کی خلق کرتے وقت قید و بند کے دائرے میں نہیں
رہ سکتا۔ کیونکہ حصار میں رہ کر ادب فروغ نہیں پا سکتا ہے۔ منٹو نے اپنی
ذات کو حد بندیوں سے آزاد رکھ کر فن پارے خلق کیے ہیں۔ مذکورہ اقوال
سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے موٹے طور پر تین طرح کے نظریوں کی پیروی
کی یعنی سیاست، رومانیت، اور جنسیت۔

سعادت حسن منٹو

> "میرا نام سعادت حسن منٹو ہے میں ایک ایسی جگہ
> پیدا ہوا تھا جو اب ہندوستان میں ہے میری ماں وہاں
> دفن ہے۔ میرا باپ وہاں دفن ہے، میرا پہلا بچہ بھی
> اس زمین میں سو رہا ہے لیکن اب وہ میرا وطن نہیں۔"

لیکن حقیقتاً یہ تینوں راستے فرد اور سماج کی عکاسی کے لیے منتخب کیے گئے ہیں
جنہیں اجاگر کرنے میں وہ پوری طرح کامیاب رہے ہیں۔ اس لیے وہ ترقی پسند ہوتے ہوئے
بھی تحریک سے وابستہ نظر نہیں آتے بلکہ ان کا نام تحریک سے جڑ کر تحریک کی افادیت
کو بڑھاتا ہے۔ اس اکائی میں منٹو کے افسانوں کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالی
جائے گی۔ اس سبق کے تحت آپ منٹو کی زندگی ان کی افسانہ نگاری ~~[illegible]~~
~~پر [illegible]~~ پر روشنی ڈالی جائے گی۔

سعادت حسن منٹو ۱۱ مئی ۱۹۱۲ء کو سمرالہ ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے اور ۱۸ جنوری ۱۹۵۵ء کو دن کے ساڑھے دس بجے لاہور میں انکا انتقال ہوا انکے والد مولوی غلام حسن صاحب حیثیت اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سرکاری ملازم تھے۔ انہوں نے دو شادیاں کی تھیں جن سے بارہ بچے ہوئے۔ چار لڑکے اور آٹھ لڑکیاں۔ منٹو کی دوسری بیوی سے تھے۔ ان تین سوتیلے بھائی تھے جو عمر میں ان سے کافی بڑے ملکی تعلیم یافتہ بھی تھے۔ جبکہ منٹو نے ۱۹۳۱ میں تین سال فیل ہونے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور انٹر میں اسی زبان کے پرچے میں فیل ہوئے۔ جس زبان کے وہ آج مقبول ترین افسانہ نگار ہیں۔

منٹو نے تمام عمر سماج کے تضادات جسم پر نشتر زنی کی اور اس کے کھوکھلے پن کا مذاق اڑایا ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں زندگی کے مختلف رنگوں کو پیش کیا ہے۔ خصوصاً ان شکلوں کو جو ٹھکرائی اور دھتکاری ہوئی ہیں انکے یہاں منفی کردار اپنی تمام انسانی صفات کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ کوچوان کلرک مزدور پہلوان مولوی دلال، طوائف یہ وہ کردار ہیں جو اپنی تمام پریشانیوں کے ساتھ ہم رکاب ہیں دوست کی طرح وہ قاری سے انکی پہچان کراتے ہیں اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔

افسانہ نگار اپنے عہد کی جو عکاسی کرتا ہے۔ وہ ان معنوں میں اہم ہے کہ وقت گزر جاتا ہے مگر فن پارے مذکورہ عہد کے چشم دید گواہ بن کر تاریخ رہتے ہیں اور بعض اوقات یہ معاشرتی تاریخ اسی صداقت اور صورت واقعہ کے ساتھ رقم کرتے ہیں کہ تاریخ داں بھی۔ اس کا تصور نہیں کر سکتے کہ یہ محض کار فنکار نہیں ہوتا ہے۔ بعد میں ناقدین ان کو اپنے اپنے طریقے سے دیکھتے اور پرکھتے ہیں۔

سیماب صفت، جرأت بے دریغ منٹو کا اپنے عہد کے مسائل کو دیکھنے اور افسانوں میں ڈھالنے کا بالکل الگ انداز تھا۔ اس کے ناقدین بھی شروع سے الگ الگ حلقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو اس کو اور اس کے افسانوں کو جنسی بے راہ روی کی ترویج و اشاعت کا آلہ سمجھتے ہیں۔ ان کے مطابق منٹو پر جنس کا غلبہ تھا۔ اور اس نوع کے افسانے لکھ کر وہ اپنی محرومی کا اظہار کرتا تھا۔

Shahnaz Ara.